غیر صحابہ میں ترضی

TEHQEEQI PAMPHLET NO.7

غیر صحابہ کے لیے رضی اللہ تعالی عنہ کا
استعمال کرنے کی شرعی حیثیت

عبد مصطفی
AM ABDE MUSTAFA

ABOUT US

Abde Mustafa Official, a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at
Our motto : Serving Quraano Sunnat, preaching Ilme Deen and to reform people.

This team came into existence in the year 2012 and in very few years this team did a lot of acts.
There is also a special place of Abde Mustafa Official on social media networking sites.

Lots of people from all over the world are connected to us via Facebook, WhatsApp, Instagram, Telegram, YouTube and Blogger.

Abde Mustafa Official



ABDE MUSTAFA OFFICIAL

abdemustafaofficial.blogspot.com

غیر صحابہ کے لیے رضی اللہ تعالی عنہ کا استعمال

کہا جاتا ہے کہ صرف صحابۂ کرام کے نام کے ساتھ "رضی اللہ تعالی عنہ" کا استعمال کرنا چاہیے اور کسی کے لیے یہ کلمات استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ بات عوام میں تو مشہور ہے ہی، ساتھ ہی ساتھ بد مذہبوں کی طرف سے بھی اسے بہ طور اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ درست یہ ہے کہ صحابہ کرام کے علاوہ بھی ان کلمات کا استعمال کیا جا سکتا ہے اور اسے ثابت کرنے کے لیے ہمارے پاس کئی دلائل ہیں۔ اس رسالے میں اس مسئلے پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔ ہم نے کئی علمائے اہل سنت کی تحقیقات کو اس میں جمع کیا ہے جن کے مطالعے کے بعد قارئین پر یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جائے گا۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ ﴿۸﴾ (سورۃ البینۃ، 7، 8)

"بے شک جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغات (جنت میں) ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔"

خازن میں ہے: اللہ عزوجل ان کی اطاعت اور اخلاص سے راضی ہوا اور وہ اُس کے کرم اور اس کی عطا سے راضی ہوئے، یہ عظیم بشارت اس کے لیے ہے جو دنیا میں اپنے رب سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے۔

(خازن، البینۃ، تحت الآیۃ:۸، ملتقطاً)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ہر ولی اور بزرگ کو رضی اللہ تعالی عنہ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابۂ کرام کے ساتھ خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، تحت الآیۃ ھذا)

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ رضی اللہ تعالی عنہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم کو تو کہا ہی جائے گا ائمہ و اولیاء و علمائے دین کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف و جملہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی وغیرہ اکابر میں یہ شائع و ذائع ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

یستحب الترضی للصحابۃ والترحم للتابعین ومن بعدھم من العلماء والاخیار وکذا یجوز عکسہ علی الراجح

(در مختار شرح تنویر الابصار مسائل شتی، مطبع مجتبائی دہلی، 2/350)

"صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنا یا لکھنا مستحب ہے تابعین اور بعد والے علمائے کرام اور شرفا کے لیے "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کہنا یا لکھنا مستحب ہے اور اس کا الٹ بھی راجح قول کی بنا پر جائز ہے یعنی صحابہ کرام کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسروں کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

(فتاوی رضویہ، ج23، ص388)

حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بزرگان دین کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا اور لکھنا جائز ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ اس کی خصوصیت ثابت نہیں، قرآن مجید میں صحابہ کرام اور ان کے متبعین سب کے لیے فرمایا گیا رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال اللہ تعالیٰ والسبقون الاولون من... الآیۃ

صاحب ہدایہ کے تلامذہ نے جہاں ان کا خاص قول "ہدایہ" میں ذکر کیا یوں کہا" قال رضی اللہ عنہ "یعنی مصنف رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا اور دیگر کتب میں اکثر جگہ ائمہ کے اسما کے ساتھ ترضی مکتوب و مذکور ہے۔ واللہ اعلم

(فتاوی امجدیہ، ج4، ص345)

علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ کا دعائیہ جملہ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں غیر صحابہ کے نام کے ساتھ بھی اس کا استعمال جائز ہے۔ اسی لیے بزرگوں نے بڑے بڑے علما و مشائخ کے لیے بھی اس کو استعمال فرمایا ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعت اللمعات جلد چہارم صفحہ 743 پر حضرت اویس قرنی کو رضی اللہ عنہ لکھا اور علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے رد المحتار جلد اول مطبوعہ دیوبند صفحات 35، 36، 137 اور صفحہ 42 پر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا اور مشکوٰۃ کے مصنف حضرت شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ شریف کے مقدمے صفحہ 11 پر صاحب مصابیح علامہ ابو محمد حسین بن مسعود فرار بغوی کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا اور علامہ شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض جلد اول صفحہ 5 پر علامہ قاضی عیاض کو رضی اللہ عنہ لکھا اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ کئی جگہ یہ دعائیہ جملہ لکھا ہے جب کہ ان میں سے کوئی صحابی نہیں تو معلوم ہوا کہ غیر صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا اور کہنا جائز ہے یہاں تک کہ عام دیوبندی وہابی جو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کے ساتھ خاص سمجھتے ہیں اور غیر صحابہ کو رضی اللہ عنہ کہنے پر لڑ پڑتے ہیں ان کے پیشوا مولوی قاسم اور مولوی رشید احمد گنگوہی کو بھی رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے جیسا کہ تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ 28 پر ہے مولانا قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما... الخ

ان تمام حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ غیر صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے۔

(فتاوی فیض الرسول، ج2، ص 541)

آپ ایک جگہ اور لکھتے ہیں کہ غیر صحابہ کے لیے رضی اللہ تعالی عنہ کا استعمال کرنا جائز ہے جیسا کہ در مختار مع شامی جلد پنجم صفحہ 470 میں ہے:

یستحب الترضی للصحابة والترحم للتابعین ومن بعدھم من العلماء والاخیار وکذا یجوز عکسه علی الراجح

(در مختار شرح تنویر الابصار مسائل شتی، مطبع مجتبائی دہلی، 2/350)

"صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ "رضی اللہ تعالی عنہ" کہنا یا لکھنا مستحب ہے تابعین اور بعد والے علمائے کرام اور شرفا کے لیے "رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ" کہنا یا لکھنا مستحب ہے اور اس کا الٹ بھی راجح قول کی بنا پر جائز ہے یعنی صحابہ کرام کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور دوسروں کے ساتھ رضی اللہ تعالی عنہ۔"

حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض جلد سوم صفحہ 509 میں تحریر فرماتے ہیں انبیائے کرام کے علاوہ ائمہ وغیرہ علما و مشائخ کو غفران و رضا سے یاد کیا جائے اور رضی اللہ تعالی عنہ کہا جائے۔(ملخصًا)

پھر علامہ جلال الدین احمد امجدی نے کئی حوالے پیش فرمائے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رضی اللہ تعالی عنہ کا استعمال صحابہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

(ایضاً، ص426)

الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ میں ہے:

صحابہ کرام کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ اور تابعین عظام، ان کے بعد والے علمائے کرام، عبادت گزاروں اور تمام اولیائے کرام کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہنا مستحب ہے۔

سوال: کیا اس کے برعکس بھی ہو سکتا ہے؟ یعنی اولیا و علما کے لیے رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام کے لیے رحمۃ اللہ علیہ کہہ سکتے ہیں؟

جواب: بعض علمائے کرام رحمھم اللہ تعالی فرماتے ہیں "ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے ساتھ خاص ہے اور ان کے علاوہ باقی سب کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہا جائے گا جبکہ حضرت سیدنا امام نووی علیہ الرحمہ (متوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں: "یہ صحیح نہیں، بلکہ صحیح وہی ہے جو جمہور علمائے کرام رحمھم اللہ تعالی کا موقف ہے کہ ایسا کہنا مستحب ہے اور اس کے بے شمار دلائل ہیں۔

(الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، اردو ترجمہ بنام اصلاح اعمال، ص99)

علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

فتاوی کی مشہور کتاب در مختار میں اسے جائز لکھا گیا ہے، علامہ قاضی عیاض نے ائمہ، تابعین و علماوغیرہ کے ساتھ رضی اللہ تعالی عنہ کے استعمال کو جائز لکھا ہے، امام نووی نے امام بخاری و مسلم کو رضی اللہ تعالی عنہ لکھا ہے (شرح مسلم)، مشکوۃ میں صاحب مصابیح کو رضی اللہ تعالی عنہ لکھا گیا ہے، علماے تفسیر میں امام طبری و امام نسفی دونوں کے لیے رحمۃ اللہ علیہ اور رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ملے گا، اگر ڈھونڈا جائے تو ایسے ناموں کی لائن لگ جائے گی، صوفیاے کرام کے تذکروں میں یہ کثرت سے ملتا ہے اور دیوبندیوں نے بھی اپنے اکابرین کے لیے کئی مقامات پر یہ کلمات استعمال کیے ہیں۔

(ملخصاً: فتاوی بحر العلوم، ج1، ص124)

ایک اور مقام پر آپ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کے تمام نیک بندوں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ اور رضی اللہ عنہ لکھا جاسکتا ہے اور قرآن پاک کی آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے (پھر آپ نے سورۃ البینۃ کی وہی آیات لکھی ہیں جنھیں ہم نقل کر چکے ہیں)

(ایضاً، ج5، ص335)

علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ صحابہ کے علاوہ دیگر مشائخ و علما کو رضی اللہ عنہ کہنا سلف اور خلف سے چلا آرہا ہے، اور اس کا جواز قرآن مجید سے ماخوذ ہے۔ سورۂ توبہ میں فرمایا:

"اور سب میں اگلے اور پہلے مہاجر اور انصار جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔"

اس آیت میں مہاجرین و انصار کے ساتھ ساتھ بھلائی کے ساتھ قیامت تک ان کے متبعین کے لیے فرمایا اور دوسری آیات میں مطلقاً ہر نیک و صالح مومن کے لیے فرمایا اس لیے جو یہ کہتا ہے کہ رضی اللہ عنہ کا صیغہ صحابہ کرام کے ساتھ خاص ہے وہ قرآن مجید کے خلاف کہہ رہا ہے۔

مذہبی کتابوں کے مطالعے سے یہ ظاہر ہے کہ ائمہ اعلام، مشائخ عظام نے سیکڑوں غیر صحابہ، علما و مشائخ کے لیے رضی اللہ تعالی عنہ استعمال فرمایا ہے۔ اگر خالی ان سب کو نام لے کر جمع کیا جائے تو کم از کم سو صفحے کی کتاب تیار ہو جائے۔ (پھر آپ نے سائل کی تسکین کے لیے چند حوالہ جات پیش فرمائے ہیں)

(فتاوی شارح بخاری، ج1، ص609)

ایک اور سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے لیے خاص نہیں بلکہ امت کے جمیع صلحا کے لیے ہمیشہ سے استعمال ہوتا آیا ہے۔ خود قرآن میں متعدد جگہ صلحاے امت کے لیے یہ صیغہ وارد ہے۔

(فتاوی شارح بخاری، ج3، ص453)

علامہ مفتی محمد فضل کریم رضوی لکھتے ہیں کہ امام محقق علی الاطلاق وغیرہ اکابرین نے فرمایا ہے کہ کل ماکان ادخل فی الادب والجلال کان حسنا جو بات ادب و تعظیم میں دخل رکھتی ہو وہ اچھی ہے۔ قرآن مجید میں یہ صیغہ تمام نیک لوگوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ (ملخصًا)

(فتاوی شرعیہ، ج2، ص608)

حضرت علامہ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ رضی اللہ تعالی عنہ صرف صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تابعین و تبع تابعین، ائمہ و مجتہدین، فقہا و محدثین، اولیاے کرام و علماے اعلام کے لیے بھی جائز ہے بلکہ مشائخ کا معمول ہے جیسا کہ تنویر الابصار و در مختار میں اس کی تصریح ہے۔ (ملخصًا)

(فتاوی اجملیہ، ج3، ص391)

علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں ہے:

اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ تعالی ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالی سے راضی ہوئے۔ یہ جملہ جب کسی مسلمان کے لیے بولا جاتا ہے تو مقصود دعا ہوتا ہے لہذا مسلمان کے لیے یہ جملہ دعا کے طور پر استعمال کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ در مختار میں اسے جائز لکھا گیا ہے۔

(وقار الفتاوی، ج1، ص346)

علامہ مفتی محمد خلیل خان برکاتی لکھتے ہیں کہ علیہ الصلوۃ والسلام الفاظ بلاشبہ حضرات انبیاے کرام کے ساتھ مخصوص ہیں باقی الفاظ نہ صحابہ کے ساتھ مخصوص ہیں اور نہ اولیاے کرام کے ساتھ بصورت دعا و بہ نیت انشا، رضی اللہ تعالی عنہ حضرات اولیاے کرام علماے عظام کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے جیسا کہ رحمۃ اللہ علیہ اولیا و علما دونوں پر البتہ رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ صحابہ کرام کے ناموں کے ساتھ مسموع نہیں اور نہ معمول ہے۔

(فتاوی خلیلیہ، ج1، ص95)

ایک اور مقام پر آپ لکھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ صحابہ کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ بزرگان ملت کے لیے بھی استعمال ہوتا چلا آرہا ہے جیسا کہ مشکوۃ میں صاحب مصابیح کو رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے اور بھی کئی مثالیں موجود ہیں (پھر آپ نے حوالہ جات نقل کیے ہیں)۔(ملخصًا)

(ایضاً، ص134)

مولانا محمد اجمل عطاری نے اپنی کتاب امام الاولیاء میں چھ صفحات پر مشتمل ایک تحریر لکھی ہے جس میں کئی دلائل اور حوالہ جات پیش کیے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا استعمال صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اولیا و علما کے لیے بھی اس کا استعمال جائز ہے۔

(امام الاولیاء، ص29 تا34)

علامہ پروفیسر مفتی منیب الرحمن لکھتے ہیں کہ عرف عام میں چوں کہ صحابہ کرام کے اسم گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ بولا اور لکھا جاتا ہے بلکہ تقریباً اس کا التزام کیا جاتا ہے، اس لیے یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ شاید یہ صحابہ کرام کا لقب خاص ہے لیکن یہ نظریہ درست نہیں ہے، کیوں کہ قرآن مجید میں اس کا اطلاق
مومنین صالحین کے لیے عام ہے۔(پھر آپ نے آیات و دیگر حوالہ جات سے اسے ثابت کیا ہے)

(تفہیم المسائل، ج3، ص32 تا36)

فتاوی مرکز تربیت افتا میں ہے کہ بزرگان دین کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا جائز ہے۔ صحابہ کے ساتھ اس کی خصوصیت ثابت نہیں ہے بلکہ قرآن میں صحابہ اور ان کے متبعین کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

(فتاوی مرکز تربیت افتا، ج2، ص651)

حضرت علامہ فیض احمد اویسی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ کا استعمال صحابہ کے ساتھ خاص نہیں فلہذا غیر صحابہ کے لیے بھی جائز ہے۔(پھر آپ نے در مختار، شامی، نسیم الریاض اور بھی کچھ حوالہ جات دیے ہیں)

(فتاوی اویسیہ، ص402)

تاج الشریعہ، علامہ مفتی اختر رضا خان رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ ترضی جس طرح صحابہ کے لیے جائز ہے اسی طرح غیر صحابہ کے لیے بھی روا ہے۔ اس کے جواز کی در مختار و غیرہ معتمد کتب میں تصریح ہے اور قرآن مجید میں علی العموم سب کے لیے مستعمل ہے۔

(فتاوی تاج الشریعہ، ج1، ص425)

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے تفصیل سے اس مسئلے کی تحقیق پیش فرمائی ہے اور کئی حوالوں سے اسے ثابت کیا ہے کہ یہ صحابہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

(ایضاً، ص 471)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ یہ صحابہ کے ساتھ خاص نہیں غیر صحابہ کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں۔

(فتاوی تاج الشریعہ، ج 2، ص 602)

علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس کا استعمال صحابہ کے ساتھ خاص نہیں ہے پھر آیات لکھنے کے بعد امام نووی کا قول نقل کرتے ہیں کہ تمام علمائے دین اور صالحین کے لیے رضی اللہ تعالی عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنا اور لکھنا چاہیے۔

(شرح مسلم للنووی)

امام رازی جہاں ائمہ مجتہدین کا ذکر کرتے ہیں وہاں رضی اللہ تعالی عنہ لکھتے ہیں مثلاً امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا...

(تفسیر کبیر)

(شرح مسلم للسعیدی، ج 1، ص 277)

یہ کچھ حوالہ جات تھے جو ہم نے کتب اہل سنت سے پیش کیے ورنہ فرقہائے باطلہ میں کثرت سے اس کا استعمال ملتا ہے کہ وہ اپنے اکابرین کے لیے رضی اللہ تعالی عنہ لکھتے ہیں اور ان کی عوام اہل سنت پر اعتراض کرتی ہے۔ اگر تمام حوالہ جات کو جمع کیا جائے تو بقول علامہ مفتی شریف الحق امجدی "ایک سو صفحات سے زیادہ کی کتاب بن جائے گی" اور ہم نے اسے ایک مختصر رسالے کی شکل دینے کے لیے کئی حوالہ جات کو تفصیلاً نقل نہیں کیا اور عبارات بھی مکمل نقل نہیں کی گئی ہیں بلکہ خلاصہ لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

اس رسالے میں جتنے حوالہ جات نقل کیے گئے ہیں، ان سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ غیر صحابہ کے لیے رضی اللہ تعالی عنہ کا استعمال نہ صرف جائز ہے بلکہ سلف و خلف میں رائج اور کتب میں مذکور ہے۔ اس کی تخصیص صحابہ کرام کے ساتھ ثابت نہیں بلکہ آیات قرآنی سے بھی یہی ماخوذ ہے کہ یہ متبعین صحابہ، صالحین و بزرگان دین کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

عبد مصطفی

OUR OTHER PAMPHLETS

















